

ادبیات

غزل

جناب سعادت ظییر

تیراد یو ادا بھی چاک گریاں تو نہیں

عزم تکمیل جنوں نو زپ پریشان تو نہیں

ختم ہو گریہ مرد، صبح کے ہوتے ہوتے

چشم خونا پر فشاں شمع فساد تو نہیں

کچھ سمجھنیں نہیں آتے یہ جنوں کے انداز

چاک دامہ ہوئے ہم، فصلہ ہماراں تو نہیں

روشنی سی نظر آتی ہے بُجھے دل میں بھی

ان کی محفل میں کوئی جشن چراغاں تو نہیں

ایک حد تک تو بشر قابلِ مختاری ہے

جب ریزی جب فقط زیست کا عنوان تو نہیں

تیرگی کے جو ہوں مختلف وحکمنے کے لئے

یہ میرے دار غجر شی شہستان تو نہیں

جانے کب تک رہے محروم تماشائے خیال،

چشم مشتاق مری نرگس میراں تو نہیں

مضطرب بخدر کو نظر آتے ہیں ساحل والے

کہیں ساحل پر بھی ہم کامر طوفان تو نہیں

جس کے قبضے میں نہ ہو اپنا قدر ہی منظیر

اٹھا بھورئے دور کا انساں تو نہیں